نکاح کے معاملہ میں فکر، خشیت اور دعاؤں سے کام لو

(فرمودہ ۲۸- فروری ۱۹۲۰ء)

۲۸- فروری ۱۹۲۰ء کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے شیخ غلام فرید صاحب بی- اے کا نکاح شیخ فضل حق صاحب بٹالوی کی ہمشیرہ نواب بیگم سے ایک ہزار روپیہ مہر پر پڑھا۔

حضور نے خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد فرمایا :

نکاح کا معاملہ ایک نہایت ہی عام اور ہمیشہ واقع ہونے والے معاملات میں سے ہے اور ان واقعات میں سے ہے کہ جو خوشی و رنج کے لحاظ سے گو ایک مخصوص حلقہ میں چند منٹ یا چند گھنٹہ کے لئے اثر پیدا کرتے ہیں مگر پھر ان کا اثر بظاہر مٹ جاتا ہے۔ میرے نزدیک شادی و نکاح کی مثال ان واقعات کی طرح ہے جو تیر یا گولی کی طرح چھٹتے ہیں۔ جس وقت تیر چھٹتا ہے تو اس کی ایک حرکت ہوتی ہے مگر جب تیر نشانہ پر پہنچتا ہے تو ادھر سناٹا ہو جاتا ہے۔ اس کے چھٹنے کی حرکت اس وقت تک بے حقیقت ہوتی ہے جب تک یہ نہ معلوم ہو کہ وہ نشانہ پر بھی بیٹھا ہے یا یونہی ضائع ہو گیا ہے۔ مگر تیر کے چھٹنے اور نشانہ تک جانے کا عرصہ و فاصلہ اتنا قلیل ہوتا ہے کہ اس کا اندازہ نہیں ہوتا مگر ہوتا ضرور ہے لیکن جب وہ چھٹتا ہے تو ادھر حرکت ہوتی ہے اور جب وہ اپنے مقام پر پہنچتا ہے تو یہاں سناٹا ہوتا ہے۔ یہی حال نکاح کا ہوتا ہے کہ جب تک اس کا بظاہر کوئی اثر نہیں ہوتا اس کے لئے حرکت ہوتی ہے، تیاریاں کی جاتی ہیں، دعوتیں ہوتی ہیں لیکن جب نکاح کے ثمرات کا وقت آتا ہے تو ہر طرف خاموشی ہوتی ہے جب میاں بیوی میں لڑائیاں اور جھگڑے ہوں یا اور معاملات میں ان کی کشمکش ہو رہی ہو اس وقت کسی کو علم نہیں

ہوتا کہ وہ کس حالت میں ہیں۔ نکاح کی مثال موت کے ساتھ بھی دی جاسکتی ہے کہ جب ایک شخص کے جسم سے روح علیحدہ ہوتی ہے تو اس کے گھر والوں میں ماتم پڑ جاتا ہے مگر جب اسے دفن کر آتے ہیں اس کا حساب وکتاب شروع ہوتا ہے جو اس کے لئے مشکل وقت ہوتا ہے اس وقت لوگ خاموش ہوتے ہیں۔ احادیث میں آتا ہے کہ بعض لوگوں کا حساب چند دن دیر میں لیا جاتا ہے لہ۔ تو ایسے مردے کے لئے جب رنج کا وقت ہوتا ہے اس وقت رونے والے خاموش ہوجاتے ہیں۔

پس نکاح ان معاملات میں سے ہے کہ جن کی ابتداء تو خوشی سے ہوتی ہے مگر انتہاء کا کسی کو علم نہیں ہوتا اور نہیں جانتے کہ اس کے کیسے ثمرات پیدا ہوں گے۔ عام لوگ نکاح کی اہمیت سے واقف نہیں ہوتے۔ حالانکہ نکاح ایک عمارت ہے جس میں عظیم الشان دنیا آباد ہوتی ہے۔ اس وقت سوا ارب دنیا کی آبادی بتائی جاتی ہے۔ چند سو سال قبل دنیا کی جتنی آبادی تھی آج اتنی صرف ابراہیمؑ کی نسل دنیا میں موجود ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ایک آدمی کی نسل سے ایک دنیا بن جاتی ہے۔ اس لئے یہ معاملہ چھوٹا معاملہ نہیں بلکہ بڑا اہم معاملہ ہے اس لئے بڑے فکر، بڑی خشیت اور بڑی دعاؤں کی ضرورت ہے اسی لئے رسول کریم ﷺ نے اس موقع کے لئے قرآن کریم کی ان آیتوں کو منتخب کیا ہے جن میں بار بار تقویٰ کا حکم دیا گیا ہے۔ خوشی ایک ایسی چیز ہے جو اپنی ذات میں خوبصورت ہے اور کم لوگ ہیں جو خوشی میں خدا کو یاد رکھتے ہیں۔ رنج میں تو خدا یاد آہی جاتا ہے پس چونکہ شادی بھی ایک ایسا معاملہ ہے جو دنیا میں خوشی کا معاملہ ہے اور سوائے دنیا کے ایک جزیرہ کے باقی تمام ممالک میں اس موقع پر خوشی کا اظہار کیا جاتا ہے اسی لئے قرآن میں تقویٰ اللہ پر زور دیا گیا ہے اور بار بار توجہ دلائی گئی ہے کہ خدا پر بھروسہ کرنا چاہئے اور اسی سے دعائیں کرنی چاہئیں کہ خدایا اس کے اچھے نتائج پیدا ہوں اور یہ کام تیری مرضی کے مطابق ہو۔

(الفضل ۸۔ مارچ ۱۹۲۰ء صفحہ ۲)

لہ